20193 ـ نماز میں نیت اور دعا کرنا

سوال

شخص کو دوران نماز کیا سوچنا چاہیے، اللہ تعالی کی تسبیح ؟
میرے سوال کا مقصد یہ ہے کہ مجھے کچھ احادیث یاد ہیں جن میں ہے کہ دوران نماز دعا کرنی واجب ہے، تو کیا یہ صحیح ہے؟
اور اگر صحیح ہے تو ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں، صرف دل کے ساتھ یا کے نماز میں کچھ ذکر کر کے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز صحیح ہونے کے لیے نیت شرط ہے، اور نیت ضرور ہونی چاہیے، شرع میں اس کا معنی یہ ہے کہ:

اللہ تعالی کے قرب کے لیے عبادت کرنے کا عزم کرنا.

تو یہ تعریف دو معنوں پر مشتمل ہے:

پہلا:

عمل کی نیت: اور یہ عبادات کو دوسروں سے امتیاز کرنا ہے، اور عبادات کو دوسری عبادات سے ممتاز کرنا، لہذا وہ ان حرکات و سکنات مشروع نماز کی نیت کرے، اور یہ نیت رکھے کہ یہ فرض ہے یا نفل.

دوسرا:

جس کے لیے کی جارہی ہے اس کی نیت: اور وہ یہ کہ اسے یہ نیت کرنی چاہیے کہ وہ اس عبادت سے اللہ تعالی کی رضامندی و خوشنودی چاہتا ہے، کسی اور کی نہیں.

یہ یاد رکھیں کہ اس نیت کا محل اور جگہ دل ہے، صرف بندے کا اپنے دل کے ساتھ اس عمل کا عزم اور ارادہ کرنا ہی نیت ہے، اس لیے شریعت نے عمل کے ارادہ کے وقت نیت کو زبان کے ساتھ ادا کرنا مشروع نہیں کیا، بلکہ نیت کی زبان کے ساتھ ادائیگی ان ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے جو کتاب اللہ اور سنت نبویہ میں ثابت نہیں، اور نہ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی ایک صحابی سے منقول ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 283).

مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (13337) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور بندے پر نماز میں سوچنے کے متعلق یہ واجب ہے کہ: وہ اپنے رب کی عظمت کو اپنے ذہن میں رکھے جس نے اسے اپنے سامنے کھڑے ہونے کا شرف بخشا ہے، لہذا وہ اس کے سامنے خشوع و خضوع اور تظیم کے ساتھ کھڑا ہو کر اس میں بہتری پیدا کرے، اور نماز کی ہر جگہ پر جو کہنا اور پڑھنا مشروع کیا گیا ہے اس کے بارہ میں سوچے.

اس لیے قیام میں وہ قرآن مجید کی جو تلاوت کر رہا ہے اس پر غور و فکر اور تدبر کرے، اور رکوع میں جو دعائیں پڑھ رہا ہے اس کے معانی پر غور کرے اور اسی طرح سجدہ میں پڑھی جانے والی دعاؤں پر غور کرے، اور باقی جگہوں میں جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں وہاں بھی اسی طرح، اس کے ساتھ ساتھ ہر جگہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد اور ثابت شدہ دعاؤں اور اذکار کو پڑھنے کی حر ص رکھے.

اور جس چیز کی اسے ضرورت ہے اور وہ اس کا محتاج ہے اس معنی کی دعا اور دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے وہ سجدہ میں دعا کرے کیونکہ یہ اس کی جگہ ہے، اور سجدہ میں مسنون دعا پڑھنے کے بعد وہ اپنی ضرورت کی دعا اور اللہ تعالی سے سوال کر سکتا ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" خبردار مجھے رکوع اور سجدہ میں قرآن کی تلاوت کرنے سے منع کیا گیا ہے، رکوع میں اللہ تعالی کی تعظیم بیان کرو، اور سجدہ میں زیادہ سے زیادہ دعاء کرنے کی کوشش کرو، یہ زیادہ لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو جائے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (738).

اور آپ نے سوال میں جو یہ اشارہ کیا ہے کہ بعض احادیث میں وارد ہے کہ ہم پر دوران نماز ہر وقت دعاء کرنا واجب ہے، اس کے متعلق کسی بھی معتبر اہل علم نے ذکر نہیں کیا اور نہ ہی انہوں نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے، لیکن ہو سکتا ہے آپ نے نماز کی لغوی تعریف سے یہ سمجھ لیا ہو جو بعض اہل علم نے کی ہے، کہ یہ دعاء ہے، آپ نے جو ذکر کیا ہے اس کا معنی یہ ہے.

اور ہو سکتا ہے آپ نے بعض اہل علم کی کلام سنی ہو کہ نماز ساری کی ساری دعاء ہے، تو ان کا مقصد دعاء کی دوسری قسم ہے، کیونکہ بعض علماء نے دعاء کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے:

1 ـ دعاء المسئلہ: یعنی اللہ تعالی سے حاجات اور ضرورویات طلب کرنا اور مانگنا.

2 ـ دعاء العبادۃ: یعنی اللہ تعالی کی مشروع کردہ عبادات کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت کرنا، مثلا نماز، روزہ، زکاۃ.

اور اس قسم کا معنی یہ ہے کہ: یہ عبادات اللہ تعالی سے طلب اور مانگنے کا معنی اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہیں، گویا کہ یہ عبادت بجا لانے والا شخص زبان حال سے یہ کہہ رہا ہو اے میرے رب میرا یہ عمل قبول فرما، اور مجھے اس عبادت کا اجروثواب گناہوں کی بخشش اور جنت میں داخل ہونے کی کامیابی اور آگ سے نجات کی شکل میں عطا فرما، اور اس طرح کے معنی میں، لہذا اس معنی میں نماز ساری کی ساری دعار شمار ہو گی.

اس لیے سب مسلمانوں کو نصیحت ہے کہ وہ اپنی نماز میں سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہوں، تا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل ہو سکے:

" نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (631).

اور نماز میں جو قرآن مجید تلاوت کرتے ہیں اس پر غور و فکر اور تدبر کریں، اور جو دعائیں اور اذکار نماز میں کیے جاتے ہیں ان کے معانی کو سمجھیں تا کہ نماز کا عظیم مقصد حاصل ہو سکے، جو اللہ تعالی نے مندرجہ ذیل فرمان میں بیان فرمایا ہے:

اور نماز قائم کرو، کیونکہ نماز برائی اور بے حیائی و فحاشی کے کاموں سے روکتی ہے العنکبوت (45).

آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا مختصر طریقہ سوال نمبر (13340) کے جواب میں پڑھ سکتے ہیں.

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ سب کو توفیق اور ہدایت نصیب فرمائے.. آمین یا رب العالمین.

واللہ اعلم.